www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
	حَارَبَ لڑنا
حرث	حَرْث کھیتی
	حَرَثَ کھیتی باڑی کرنا (۵۶/۶۲)
حرج	حَرَج تنگی
حرد	حَرْد غصہ
حرّ	حَرّ اور حرور دھوپ۔گرمی
	حُرّ آزاد (حریر ریشم۔ض ۲/۴)
	حَرَّرَ آزاد کرنا۔
حرس	حَرَس چوکیدار۔نگہبان
حرص	حَرَصَ طمع رکھنا
حرض	حَرَض بیمار حَرَّضَ ابھارنا
حرف	حَرْف کنارا
	حَرَّفَ۔تَحَرَّفَ بدل دینا
حرق	حَرَّقَ آگ کا جلا دینا
	اِحْتَرَقَ آگ میں جل جانا
حرك	حَرَّكَ چلانا۔ہلانا
حرم	حَرَم بیت الحرام بیت المحرم کعبہ
	حَرَّمَ عزت کرنا۔احرام باندھنا (۲/۱۴۲)
	حرام کرنا ۵/۴) (حُرُم احرام باندھے (۵/۱)
	حَرَام حرام مَحْرُوم بے نصیب
حرو	تحرّی اختیار کرنا۔ارادہ کرنا۔
	ڈھونڈھنا۔
حزب	حِزْب جماعت۔لشکر
حزن	حَزَنَ غمگین ہونا حُزْن غم
حسب	حَسْب کافی حُسْبَان عذاب۔ہوا
	حَسِبَ۔گمان کرنا } ض ۴
	حَسَبَ۔حِسَاباً گننا }
	(حَاسَبَ حساب لینا (۱۸/۴۰)
	(اِحْتَسَبَ خیال میں لانا (۶۵/۳)

مادہ	الفاظ اور عنوان
حسد	(حَسَدَ حسد کرنا (۱۱۲/۴)
حسر	حَسَرَ تھکنا حَسْرَة پچھتانا
	اِسْتَحْسَرَ سستی کرنا
حسّ	حَسّ قتل کرنا حَسِيْس آواز
	اَحَسَّ جاننا تَحَسَّسَ ڈھونڈنا
حسم	حُسُوم بدبختی۔لگاتار۔نامبارک
حسن	حُسْن خوبصورتی حِسَان خوبصورت
	حَسُنَ اچھا ہونا حَسَنَة نیکی
	اَحْسَنَ احسان کرنا۔
حشر	حَشَرَ اکٹھا کرنا (زندہ کرنا) (۶/۱۱۱)
حصب	حَصَب ایندھن۔پتھر
	حَاصِب عذاب۔ہوا
حصحص	حَصْحَصَ ثابت ہونا۔ظاہر ہونا
حصد	حَصَدَ کاٹنا
حصر	حَصِیْر قیدخانہ (چٹائی ض ۲/۴)
	حَصِرَ تنگ ہونا۔رُکنا
	حَصُوْر بے رغبت
	اَحْصَرَ روکنا۔گھیرنا
حصل	حَصَّلَ اکٹھا کرنا
حصن	حُصُوْن قلعہ
	اَحْصَنَ بچانا۔حفاظت کرنا
	مُحْصِن۔مُحْصَنٰت آزاد
	(شادی شدہ۔ض ۵/۱)
	(حَصَّنَ کسی جگہ کو محفوظ بنانا ۵/۱۴)
	تَحَصَّنَ بچنا (پاکدامن رہنا)
حصی	اَحْصٰی گننا
حضر	حَضَرَ آباد ہونا۔حاضر ہونا
	اَحْضَرَ پیش کرنا
	اِحْتَضَرَ حاضر رہنا (۵۴/۲۸)

مادہ	الفاظ اور عنوان
حضّ	حَضَّ ابھارنا
	(تَحَاضَّ ایک دوسرے کو
	ترغیب دینا ۸۹/۱۲)
حطب	حَطَب ایندھن۔لکڑی
حطّ	حِطَّةٌ معاف کرنا
حطم	حَطَمَ چوراچورا۔روندنا
	حُطَمَة دوزخ
حظر	حَظَرَ روکنا (اِحْتَظَرَ باڑ بنانا ۵۴/۲۱)
حظّ	حَظّ حصہ
حفد	حَفَدَة اولاد
حفر	حُفْرَة گڑھا (حافرة ابتدائی
	حالت ض ۵/۶)
حفظ	حَفِظَ حفاظت کرنا۔یاد رکھنا
	حَافِظ، حَفِیْظ نگہبان
	(حَافَظَ خبردار رہنا ۲/۲۳۸)
	(اِسْتَحْفَظَ نگہبان بنانا ۵/۴۴)
حفّ	حَفَّ گھیرنا
حفو	حَفَا تنگ کرنا۔درپے ہونا۔مانگنا
حقب	اَحْقَاب زمانہ
حقف	اَحْقَاف ٹیلہ۔ریت ض ۱/۸)
حق	حَقَّ ثابت ہونا حَقّ سچ درست
	حَاقَّة قیامت
	اَحَقَّ ثابت کرنا۔لائق ہونا حقدار
	(اِسْتَحَقَّ کسی کا حق دبانا ۵/۱۰۷)
حكم	حَكَمَ حکم کرنا۔فیصلہ کرنا۔
	(حَكَم منصف)
	اَحْكَمَ مضبوط بنانا
	حَكَّمَ (منصف بنانا) (۵/۴۳)
	(تَحَاكَمَ جھگڑا فیصلہ کے لیے جانا (۴/۵۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ادَّخَرَ بھی اسی معنی میں آتا ہے اور جمع شدہ چیز کو ذخر اور ذخیرہ کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (۳/۴۹) (عیسیٰؑ نے کہا) اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔

۵۔ خَزَنَ: ذخیرہ کا لفظ عموماً اجناس خوردنی کو جمع کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن خَزَنَ کا لفظ اس سے عام ہے۔ یہ اکثر مال و دولت کے جمع کرنے کے لیے آتا ہے جیسے خَزَنْتُ الدَّرَاهِمَ لیکن اس میں بنیادی مفہوم اکٹھا کرنے سے زیادہ حفاظت کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے، خَزَنْتُ السِّرَّ (میں نے بھید کو محفوظ رکھا) (م-ل) اور جو شخص اس جمع شدہ چیز یا مال کا محافظ ہو اسے خَازِنٌ کہتے ہیں اور اس کی جمع خَزَنَۃٌ آتی ہے۔ قرآن میں ہے:

كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ (۶۷/۸) جب اس (دوزخ) میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے خازن (محافظ داروغہ) ان سے پوچھیں گے تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

اور جہاں کوئی چیز جمع کی جائے اس جگہ کو خزانہ اور خِزَانَہ کہتے ہیں اور اس کی جمع خزائن ہے۔ آیہ مندرجہ میں جمع شدہ چیز گنہگار لوگ، دوزخ خزانہ اور داروغہ یا اس خزانہ کا محافظ یعنی خازن ہیں۔

۶۔ وَسَقَ، اِتَّسَقَ: کے معنی چیزوں کو جمع کرنا اور اٹھانا (منجد۔ م ل) ہے اور اوسق بمعنی جانور پر بوجھ لادنا اور وَسَقْتُ الشَّیْءَ: کسی چیز کے متفرق اجزاء کو جمع کرنے کے ہیں اور اِتَّسَقَ کے معنی یہ ہیں کہ اس چیز کے سب اجزاء مجتمع ہو گئے اور وہ مکمل ہو گئی۔ (مف) قرآن میں ہے:

وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ (۸۴/۱۷،۱۸) اور قسم ہے رات کی اور جن چیزوں کو وہ اکٹھا کر لیتی ہے اور چاند کی جب کامل ہو جائے۔

۷۔ کَفَتَ: بمعنی کسی چیز کو جمع کر کے اسے اپنے قبضہ میں لے لینا (مف) سنبھال لینا۔ سمیٹ لینا اور کِفِیت بمعنی توشہ دان جس میں خوراک اور سامانِ خوراک کو سنبھال رکھتے ہیں اور اَللّٰهُمَّ اکْفِتْهُ۔ یا اللہ اسے سنبھال لے یا مار دے (منجد) ارشادِ باری ہے:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا۔ (۷۷/۲۵) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا (یعنی) زندوں کو اور مُردوں کو۔

۸۔ لَمَّ: بمعنی کسی چیز کو جمع کرنا اور اس کو سنوارنا یا اس کی اصلاح کرنا (مف) قرآن میں ہے:

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (۸۹/۱۹) اور تم میراث کے مال کو سمیٹ کر کھاتے ہو

۹۔ حَصَّلَ۔ التحصیل بمعنی چھلکے سے گودہ اور مغز کو نکالنا (مف) گویا حَصَّلَ کے معنی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) نکالنا (۲) جمع کرنا۔ قرآن میں ہے، وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ (۱۰۰/۱۰) تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ جو بھید سینوں میں ہوں گے وہ نکال کر اس طرح جمع کر دیے جائیں گے جس طرح کہ چھلکے سے مغز الگ کر لیا جاتا ہے (مف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى (۲۲/۲) دیکھے گا مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے۔

ماحصل: (۱) نَسِیَ، عام استعمال ہوتا ہے، وجہ خواہ کچھ ہو۔

(۲) سَھَا، غفلت کی وجہ سے بھولنا۔ توجہ کا دوسری طرف پھر جانا اور اصل کام کی بجائے کوئی دوسرا کام کرنا۔

(۳) ضَلَّ، ترکِ ضبط کی وجہ سے بھولنا۔

(۴) ذَھَلَ، دہشت اور پریشانی کی وجہ سے بھولنے کو کہتے ہیں۔

۶۴۔ بھوننا

کے لیے شَوٰی اور حَنَذَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ شَوٰی، بمعنی گوشت وغیرہ کو آگ میں بھوننا (مف منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ (۱۸/۲۹) اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کھولتے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو اُن کے چہروں کو بھون ڈالے گا۔

۲۔ حنذ: الحنذة بمعنی سخت حرارت اور حَنِیْذ بمعنی گرم پانی بھی اور بھونا ہوا گوشت بھی۔ اور حَنَذَتْهُ الشَّمْسُ یعنی سورج کا کسی کو جھلس دینا۔ (منجد) حنذ کے اصل معنی کسی بھی ذریعہ حرارت سے لزوجت اور رطوبت کو خارج کرنا ہے (مف) قرآن میں ہے:

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ۔ (۱۱/۶۹) ابھی کچھ وقفہ نہیں گزرا تھا کہ (ابراہیمؑ) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

ماحصل: شَوٰی: آگ سے گوشت وغیرہ کو بھوننا اور پکانا۔

حنذ: کسی بھی حرارت کے ذریعہ گوشت وغیرہ سے لزوجت اور رطوبت کو خارج کر دینا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق یہ روایت ہے کہ انہوں نے بچھڑے کی کھال اتار کر اسے دو سخت گرم پتھروں کے درمیان رکھ کر اس گوشت سے لزوجت اور رطوبت خارج کی۔ اور اسے خستہ اور کھانے کے قابل بنا دیا تھا۔ (مف)

۶۵۔ بھیجنا

کے لیے دو لفظ ہیں۔ اَرْسَلَ اور بَعَثَ۔

۱۔ اَرْسَلَ، کسی کو پیغام، چٹھی یا حکم دے کر بھیجنا یا روانہ کرنا اور اَرْسَلَ بِهٖ اِلَیْهِ کے معنی پیغام کے ساتھ کسی کو کسی کے پاس بھیجنا ہے۔ (منجد) اور رسول بمعنی پیغمبر یا پیغام بر ہے جو انسانوں میں سے بھی ہیں اور فرشتوں سے بھی۔ قرآن میں ہے:

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِی فرعون کے درباریوں نے اس سے کہا کہ فی الحال موسیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ (۱۰/۳۱) — اور دُنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے؟ جھٹ کہہ دیں گے کہ اللہ!

۲- کَیْد: کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے خفیہ تدبیر کرنا۔ داؤ یا چال چلنا (مف) اور کَیْدُ سَاحِرٍ بمعنی جادوگر کے ہتھکنڈے (مف) ایسی تدبیر کا مقصد اگر درست اور نیک ہو تو یہ جائز اور درست ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۔ (۱۲/۷۶) — اسی طرح ہم نے یوسفؑ کے لیے تدبیر کی۔

اور اگر مقصد بُرا ہو تو یہ مذموم ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ (۷۷/۳۹) — اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو مجھ سے کر چلو۔

۳- مَكَرَ: کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے حیلہ جوئی اور دھوکا کرنا (م-ل) اور بمعنی کسی کو خفیہ طریقہ سے مکروہ چیز دوچار کر دینا (فق ل ۲۱۴) یہ لفظ عموماً بُرے مفہوم میں آتا ہے۔ مکر بمعنی فریب اور مکار بمعنی فریب کار اور بدنہاد (م-ا) اور امام راغب اس کے معنی کسی شخص کو حیلہ بہانہ سے اس کے مقصد سے پھیر دینا بتلاتے ہیں (مف) اگر اس لفظ کی نسبت اللہ کی طرف ہو۔ تو مکار لوگوں کے لیے جواباً کارروائی کے طور پر آتا ہے۔ جیسے فرمایا اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ۔ اور مشاکلہ کی صورت میں یہ بات روا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (۳/۵۴) — یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰؑ کو بچانے کے لیے) ایک چال چلا۔ اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔

۴- حِيْلَة: (حول) بمعنی ہوشیاری۔ دوربینی۔ تصرف کرنے پر قدرت (ج-حِيَل اور حِوَل) (منجد) اور بمعنی مکر و فریب (م-ق) حیلہ دراصل ایسے کام کو کہتے ہیں جو کہ جلب منفعت یا دفع مضرت کے لیے اس طرح کیا جائے کہ لوگوں یا قانون کی گرفت سے بچ جائے مثلاً سال گزرنے سے پہلے اپنا مال، اپنی بیوی کو ہبہ کر دینا تاکہ زکوٰۃ نہ ادا کرنی پڑے اور وقت گزرنے کے بعد پھر بیوی سے اپنے لیے ہبہ کرلے۔ یہ ہوشیاری بھی ہے اور دھوکہ بھی اور تدبیر بھی۔ مکر یا کید کی طرح یہ کوئی خفیہ تدبیر نہیں ہوتی۔ ارشادِ باری ہے:

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا (۴/۹۸) — ہاں جو مرد، عورتیں اور بچے بے بس ہیں۔ جو نہ تو حیلہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی رستہ جانتے ہیں۔

ماحصل: (۱) دَبَّرَ: کسی کام کے انجام کو سامنے رکھ کر غور و فکر کرنا۔

(۲) کَیْد: ایسی خفیہ تدبیر جو کسی کو مکروہ چیز سے دوچار کر دے۔ ہلکے پیمانہ پر ہو تو مکر اور بڑے پیمانہ پر ہو تو کید ہے؛

(۳) مکر: } اور یہ اچھے مقصد کے لیے درست اور بُرے مقصد کے لیے ہوں تو ناجائز ہیں البتہ مکر کا لفظ اکثر بُرے مفہوم میں آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) حاجۃ: ایسی ضرورت جس کے پورا نہ ہونے پر دل میں تنگی محسوس ہو۔

(۲) مآرب: ایسی حاجتیں جو تکمیل پذیر ہو جائیں۔

(۳) وطر: حاجتِ جماع کے لیے یہ لفظ قرآن میں استعمال ہوا ہے لیکن اس کے معنی میں وسعت ہے۔

۲ ـــــ حاضر ہونا

کے لیے حَضَرَ، شَهِدَ اور عَتَدَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَضَرَ: غاب کی ضد ہے۔ حَضَرَ بمعنی کسی چیز کا آموجود ہونا (مف) سامنے آجانا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا أَنصِتُوا (۲۹/۴۶) تو جب وہ جن اس کے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو۔

۲۔ شَهِدَ: یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر موضوع سے متعلق مندرجہ ذیل دو معنی ہیں۔

(۱) حاضر ہونا۔ جیسے أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ (۱۵۰/۳۷) یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ اس وقت موجود تھے۔

(۲) حاضر ہونا اور کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا۔ پھر اسے قاضی کے سامنے بیان کرنا (فق ل ۳۰) یہ بمعنی شہادت ہے۔ جیسے:

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوا (۲۸۲/۲) گواہ (گواہی دینے سے) انکار نہ کریں جبکہ انہیں طلب کیا جائے۔

۳۔ عَتِيدٌ: عَتَدَ کے معنی تیار ہونا۔ اور أَعْتَدَ بمعنی تیار کرنا۔ اور عَتِيدٌ بمعنی جو چیز پہلے سے ہی تیار اور موجود ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ (۲۳/۵۰) اور اس کا ہمنشین (فرشتہ) کہے گا کہ یہ (اعمال نامہ) میرے پاس حاضر ہے۔

نیز دیکھیے ـــــ "تیار ہونا"

ماحصل: (۱) حَضَرَ: بمعنی آموجود ہونا۔ (۲) شَهِدَ: موجود ہونا۔ دیکھنا اور بیان کرنا۔ (۳) عَتَدَ: کسی سامان کا پہلے ہی سے تیار، موجود یا حاضر ہونا۔

۳ ـــــ حال ـــ حالت

کے لیے بَالٌ (بول)، خَطْبٌ، دَأْبٌ اور طَوْرٌ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ بَالٌ: بمعنی موجودہ حال یا حالت۔ یہ لفظ عام ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۔ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي (۵۲/۲۰) فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا "پہلی امتیں کس حال میں ہیں؟" کہا ان کا علم تو میرے رب کے پاس ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ اَدْنٰی (ضد اَعْلٰی) وہ چیز جو کسی اچھی چیز کے مقابلہ میں ناقص یا ردّی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ (۲/۶۱) — موسیٰؑ نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے بدلے ناقص چیزیں کیوں بدلنا چاہتے ہو۔

۸۔ مُزْجٰىة (زجو) زَجَا اور اَزْجٰی بمعنی چلانا۔ دفع کرنا۔ واپس کرنا اور مُزْجٰی (مؤنث مزجاۃ) تھوڑی یا ردّی چیز (منجد۔م۔ق) یعنی ایسی چیز جسے کوئی قبول کرنے کو تیار نہ ہو اور واپس کر دے (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ (۱۲/۸۸) — برادرانِ یوسفؑ نے کہا، اے عزیز ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ ہم ناقص سی پونجی لائے ہیں۔ آپ ہمیں (اس کے عوض) پورا غلہ دے دیجئے!

ماحصل: (۱) نَکِدَ: تھوڑی مشکل سے حاصل ہونے والی اور ردّی۔

(۲) خَمْط: کڑوی، کسیلی اور بدمزہ چیز۔

(۳) دَاحِضَة: لغو اور بیہودہ باطل۔

(۴) نَاقِص: عیب دار چیز۔ نامکمل۔

(۵) بَخْس: گھٹیا اور ردّی چیز۔

(۶) خَبِیْث: گندی اور ناپاک یا حرام چیز۔

(۷) اَدْنٰی: جو کسی اچھی چیز کے مقابلہ میں گھٹیا ہو۔

(۸) مُزْجٰىة: ایسی ردّی جسے کوئی کرنے پر تیار نہ ہو۔

رسوا کرنا اور رسوائی کے لیے دیکھیے "ذلّت" اور "ذلیل کرنا"

۹۔۔۔۔ رسّی

کے لیے حَبْل اور سَبَب کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ حَبْل (ج حبال) رسی اور اس طرح کی کوئی چیز۔ حبل الورید بمعنی شاہ رگ یا رگِ جان۔ اور حبالة الصیاد بمعنی شکاری کا پھندا۔ اس لفظ کے استعمال میں عمومیت ہے۔ قرآن میں ہے:

فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ (۱۱۱/۵) — اس (ابولہب کی بیوی) کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی۔

۲۔ سَبَب: وہ رسی جس سے درخت خرما پر چڑھا جاتا ہے (مف) اور مسبب بمعنی راستہ۔ سفر۔ سامانِ سفر اور سامانِ سفر باندھنے کی رسی (منجد) وغیرہ۔ قرآن میں ہے:

فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ هَلْ یُذْهِبَنَّ كَیْدُهٗ مَا یَغِیْظُ (۲۲/۱۵) — تو اُسے چاہیے کہ آسمان میں ایک رسّی تان لے پھر اسے کاٹ ڈالے اور دیکھے کہ کیا اس تدبیر سے اس کا غصہ کچھ فرو ہو سکتا ہے۔

ماحصل: حَبْل کا لفظ ہر قسم کی رسی کے لیے ۔۔۔ اور سَبَب کا لفظ صرف اس رسی کے لیے آتا ہے جسے ذریعہ سفر یا چڑھنے کے لیے راستے کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔

۱۰۔۔۔۔ رشتہ دار

کے لیے اَقْرَبُوْن[1]، نَسَب[2]، صِهْر[3]، اُولُوا الْاَرْحَام[4] اور اِلّ[5] کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ عقل ۔ عقلمند

کے لیے حِجْر، عَقْل، حِلْم، اُولِی الْاَلْبَاب، اُولِی الْاَبْصَار، اُولِی النُّہٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حِجْر: حِجْر بمعنی پتھر۔ اور بمعنی ہر ٹھوس اور سخت چیز جو آڑ کا کام دے اور بمعنی عقل۔ اور حَجْر بمعنی کسی چیز کے گرد احاطہ کر کے اسے محفوظ کر لینا اور دوسروں کو تصرف سے روک دینا۔ اور عقل کو حِجْر کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ وہ بھی ہر اس چیز کو جو نقصان دہ ہو روک دیتی ہے (م۔ ل) اور حجر بمعنی رکاوٹ۔ ممانعت، عقل (منجد) اور ذِی حِجْر بمعنی صاحبِ عقل یا عقلمند یا عقل والے۔ (تفصیل "آڑ" میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے:

هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ (۸۹/۵) — کیا یہ (مذکورہ چار باتیں) عقلمندوں کے نزدیک قسم کھانے کے لائق نہیں ہیں۔

۲۔ عقل: عَقَلَ بمعنی سمجھ بوجھ والا ہونا۔ غلطی کا احساس کرنے کے قابل ہونا (منجد) اور عَقَلَ بمعنی روکنا اور منع کرنا۔ اور عِقَال وہ پلئے بند جس سے اونٹ کا پاؤں باندھا جاتا ہے (مف) گویا عقل کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے نفع و نقصان کا امتیاز کرے۔ نقصان دہ باتوں سے بچنے کی تدبیر اختیار کرے (فق۔ ل ۶۵) اور فائدہ مند چیزوں اور قبولِ علم کے لیے ہر وقت تیار رہے۔ پھر سوچ بچار کرے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (۶۷/۱۰) — اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں نہ ہوتے۔

۳۔ حِلْم: حَلُمَ بمعنی درگزر کرنا۔ بردبار ہونا۔ اور حَلِیْم بمعنی متحمل مزاج۔ بردبار۔ اور حِلم بمعنی متانت، بردباری۔ یعنی طبیعت پر ایسا ضبط رکھنا کہ غیظ و غضب کے موقعہ پر بھڑک نہ اٹھے (ج احلام) (منجد) (مف) گویا حِلم وہ عقل ہے جو طبیعت پر ضبط رکھے اور اسے مشتعل نہ ہونے دے۔ ارشادِ باری ہے:

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (۵۲/۳۲) — کیا ان کی عقلیں انہیں یہی کچھ سکھاتی ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی شریر۔

۴۔ اُولِی الْاَلْبَاب: اَلْبَاب، لُبّ کی جمع ہے۔ اور لُبّ بمعنی کسی چیز کا خلاصہ، خالص حصہ (فق ل ۶۶) اور لَبِیْب بمعنی دانا۔ اور اُولِی الْاَلْبَاب سے مراد وہ لوگ ہیں جو کوئی بات سن کر اس کا خلاصہ اخذ کر سکیں۔ تیز فہم لوگ۔ ارشادِ باری ہے:

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ (۳۹/۲۱) — بیشک ان مثالوں میں عقل والوں کے لیے نصیحت ہے۔

۵۔ اُولِی الْاَبْصَار: بَصُرَ بمعنی آنکھ سے دیکھنا بھی ہے اور دیدۂ دل سے دیکھنا بھی (تفصیل "دیکھنا" میں دیکھیے)۔ اور اُولِی الْاَبْصَار بمعنی صاحبِ بصیرت لوگ۔ غور و فکر کرنے والے حضرات خواہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ زَعَمَ: گمان باطل کے لیے آتا ہے۔ ابن الفارس کے الفاظ میں اَلْقَوْلُ مِنْ غَیْرِ صِحَّۃٍ وَّلَا یَقِیْنٍ (م۔ل) یعنی ایسی بات جو نہ تو یقینی ہو اور نہ درست ہی ہو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ جہاں بھی استعمال ہُوا ہے وہاں گمان کرنے والے کی مذمت ہی کی گئی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا (۶۴/۷) کافروں کا خیال ہے کہ انھیں ہرگز نہیں اٹھایا جائیگا۔

۳۔ حَسِبَ: حَسَبَ بمعنی حساب کرنا۔ شمار کرنا۔ گننا۔ اور حَسُبَ عزت و شرف والا ہونا۔ اور حَسِبَ بمعنی گمان کرنا یا خیال کرنا۔ اور یہ لفظ ایسے گمان کے لیے آتا ہے جس کے متعلق گمان کرنے والا دل میں امید وابستہ کیے ہوتا ہے اگرچہ اسے یقین کا درجہ نہیں دیتا۔ گمانِ غالب۔ ارشادِ باری ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ (۲/۲۱۴)	کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی مشکلیں پیش ہی نہیں آئیں۔

ماحصل: (۱) ظن کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اور ہر طرح کے خیال و گمان یعنی وہم۔ گمان۔ غالب اور یقین سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۲) زعم گمانِ باطل کے لیے اور (۳) حَسِبَ: ایسے گمان کے لیے جس کے متعلق گمان کرنے والا پرامید ہو۔

گمراہی۔ گمراہ ہونا اور کرنا ــــ کے لیے دیکھیے "بھٹکنا اور بھٹکانا"

۱۴ ــــ گناہ

کے لیے ذَنْب، خَطَا، حُوْب، حِنْث، اِثْم، اجرام، جُنَاح اور لَمَم کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ذَنْب: ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کا انجام بُرا ہو (مف) اور بمعنی ما یتبع الذم (فق ل ۱۹۳) اور اس کا اطلاق اس قدر عام ہے کہ چھوٹی چھوٹی لغزش سے لے کر بڑے سے بڑے گناہ پر بھی ہو سکتا ہے۔ (ج ذنوب) ارشادِ باری ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (۴۸/۱-۲)	اے محمدؐ! ہم نے تمہیں صریح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ گناہ رسول اللہؐ کی اجتہادی لغزشیں ہی ہو سکتی ہیں ورنہ آپ سے ارادۃً کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے صدور کا ایک مسلمان تصور تک نہیں کر سکتا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَہُمْ (۹/۴۳)	اللہ آپ کو معاف فرمائے۔ آپ نے منافقوں کو (جہاد سے رخصت) کی اجازت کیوں دی؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰ ـــــ نامبارک

کے لیے مَشْئَمَة، نَحْس اور حُسُوم کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ مَشْئَمَة، شئم بمعنی نامبارک اور منحوس ہونا اور شَاءَمَ بمعنی بائیں طرف لینا (منجد) شَئَم کی ضد یَمَنَ ہے۔ یمن کا معنی دائیں طرف یا دایاں ہاتھ ہے اور برکت بھی۔ شَاْمَ سے مصدر شامت ہے۔ اور شامتِ اعمال معروف لفظ ہے۔ اور مَشْئَمَة یعنی نامبارک اور بائیں جانب والا گویا شئم وہ نامبارکی ہے جو انسان کے اپنے اعمال کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ (۹۰/۱۹) — اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہی نامبارک (بدبخت) ہیں۔

۲۔ نحس (ضد سعد) اور سَعَد بمعنی خوش نصیبی اور حصولِ خیر میں امورِ الٰہیہ کا انسان کے لیے ممد و معاون ہونا ہے (مف۔ م ل) اور نحس ایسی نامبارکی کو کہتے ہیں جو مشیّتِ الٰہی کے تحت ہو ــــ اور نَحَسَ بمعنی بدقسمت یا بدبخت ہونا۔ اہل نجوم کی اصطلاح میں نَحْسَان زحل اور مریخ کو کہتے ہیں اور سَعْدَان مشتری اور زہرہ کو (منجد) ارشادِ باری ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (۵۴/۱۹) — اور ہم نے قومِ عاد پر ایک سخت منحوس دن میں سنّاٹے کی سرد ہوا چلائی۔

۳۔ حُسُوم: ایسی نحوست جو لگاتار جاری رہے یہاں تک کہ کسی چیز کا نام و نشان مٹا دے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے لگاتار) ارشادِ باری ہے:

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى (۶۹/۶) — اللہ تعالیٰ نے ان پر (بادِ صرصر کو) سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار چلائے رکھا۔ تو (اے مخاطب) تو اس قوم کو مرا پڑا دیکھے۔

ماحصل: (۱) شَامَت، وہ نحوست یا نامبارکی یا بدبختی ہے جس میں انسان کے اپنے اعمال کو زیادہ دخل ہو۔ (۲) نحوست، وہ جس میں مشیّتِ الٰہی کو زیادہ دخل ہو۔ اور (۳) حسوم ایسی نحوست ہے جو لگاتار جاری رہے تا آنکہ نام و نشان مٹا دے۔

نیز دیکھیے ـــــ بدبختی

۱۱ ـــــ نجات پانا

کے لیے نَجٰی اور فَازَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِشَار - بُدْن - بحیرۃ ، وصیلۃ ، سائبۃ ، حام "اونٹ" میں دیکھیے۔

۱۴-۱۵- غَنَم اور مَعَز "بکری" میں دیکھیے۔

۱۶- ضَأن ، بمعنی بھیڑ ، دنبہ (ج ضَئِین وضِئِین وضَأَن وضان) اور ضَأَنَ بمعنی بکریوں سے بھیڑوں یا دنبوں کو الگ کرنا (منجد) ارشاد باری ہے ،

مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ (۶/۱۴۳) — دو بھیڑوں میں سے اور دو بکریوں میں سے یعنی ایک نر اور دوسرا مادہ

۱۷- نَعْجَۃ : ضأن کی مؤنث ، مادہ بھیڑ یا دنبی - (ج نِعَاج) اس لفظ کا اطلاق لغوی لحاظ سے ، بھیڑ ، پہاڑی بکری اور جنگلی گائے پر ہوتا ہے اور مادہ سے مخصوص ہے۔ اس مترجمین عموماً "دنبی" ہی ترجمہ کرتے ہیں ۔ قرآن میں ہے ۔ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔ (۳۸/۲۳) اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے ۔

۱۸- بقر اور بقرۃ ، بمعنی گائے بیل - تفصیل ضمیمہ ۴/۱ میں دیکھیے !

۱۹- خَیْل ، اسم جمع ہے ، بمعنی گھوڑے - گھوڑوں کا گلہ - پھر جس طرح رکب کا لفظ شتر سوار قافلہ پر ہوتا ہے اسی طرح خَیْل کا اطلاق گھڑ سواروں پر بھی ہوتا ہے (مف - منجد) اور خیّال بمعنی سائیس یا گھوڑے کی نگہداشت کرنے والا - (م - ق)

۲۰- بِغَال : بَغْل بمعنی خچر (نر) یعنی جس کی ماں گھوڑی اور باپ گدھا ہو - اور بَغْل کی جمع بِغَال اور اَبْغَال ، اس کی مؤنث بَغْلَۃ اور اس کی جمع بَغَال آتی ہے ۔

۲۱- حَمِیْر - حِمَار ، بمعنی گدھا (ج حَمِیْر اور حُمُر اور حُمُوْر) مؤنث حِمَارَۃ (ج حَمَائِر) اگر گدھا جنگلی ہو تو اسے حمار الوحش یا وحشی کہتے ہیں - اور اگر پالتو ہو تو اسے حمار الاھلی کہتے ہیں - ارشاد باری ہے :

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً (۱۶/۸) — اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو - پھر وہ تمہارے لیے زینت بھی ہیں -

۲۲- فِیْل ، بمعنی ہاتھی (ج فِیَلَۃ و فُیُوْل) اور فَالَ الرَّجُل بمعنی کمزور رائے والا ہونا بھی ہے - اور اسی سے لفظ فال ہے - بمعنی فال لینا کمزور رائے والے آدمی کا کام ہوتا ہے اور ہاتھی کی طرح بڑا اور موٹا ہونا بھی - اور فیّال بمعنی مہاوت یا ہاتھی بان (مف - منجد) ارشادِ باری ہے :

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ (۱۰۵/۱) — کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ؟

۷ ــــ وحشی جانور اور درندے

وَحْشِیٌّ ، بمعنی جنگل میں رہنے والے جانور - ایسے جانور جو انسانوں کی آبادیوں میں نہیں رہتے - جنگلی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ